جمعرات
۱۶ مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
خطبہ نمبر ۵
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۱ جمعرات ۱۴ شوال ۱۴۱۵ھ ۱۶ امان ۱۳۷۴ ہش ۱۶ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی در حقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-)

ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے۔ بلکہ جو بات پردۂ غیب میں ہو۔ اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقعہ ملا؟ کیا اگر ہم آفتاب کو دیکھ کر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں، لیکن جب ملائکہ، خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفاء بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۴۸۶-۴۸۷)

نیک نیت کا ہمیشہ بہتر اجر ملتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اگر کسی شخص کو یہ توفیق نہیں کہ وہ اپنے کام سے فرصت پا کر (دعوت الی اللہ) کرے۔ یا بسبب افلاس کے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر سکے تو اگر اس کی ہمت بلند ہو۔ اور نیت پاکیزہ ہو اور دل میں یہ تڑپ ہو کہ کاش وہ اللہ کی راہ پر خرچ کر سکے اور (دعوت الی اللہ) کی اسے توفیق ہو تو اس کے لئے بھی اللہ کے ہاں وہی اجر ہے جو (دعوت الی اللہ) کرنے والوں اور فی سبیل اللہ خرچ کرنے والوں کے لئے ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو نیت کے سبب بڑے مدارج پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور بہت ہیں جو نیک نیت نہ ہونے کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی وجہ فضیلت یہی بیان کی کہ ابوبکر کو جو تم پر فضیلت ہے وہ اس کے اعمال کے باعث نہیں بلکہ اس کی نیت کے باعث ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے (صاحب ایمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے) اس قول کے متعلق دو غلطیاں ہوئیں ایک یہ کہ اس کو حدیث قرار دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ اس کے معنے یہ کئے گئے کہ عمل کرنے کی نسبت نیک نیت بہتر ہے دراصل اس کے معنے یہ ہیں کہ (صاحب ایمان) جس قدر نیک عمل کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر عمل نیک کرنے کی نیت رکھتا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گولڈ میڈل کا اعزاز

○ مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ ۱۹۸۸ء کے ڈی او ایم ایس امتحان میں رمضان علی سید گولڈ میڈل کے حق دار قرار پائے تھے جس کی باقاعدہ تقریب اب منعقد ہوئی ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف گولڈ میڈل لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ قانتہ فہیم صاحبہ بنت مکرم ملک محمد فہیم صاحب S.V.P نیشنل بینک آف پاکستان برانچ نیشنل ہیڈ کوارٹر لاہور نے بفضل تعالیٰ M.B.B.S کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ کریم اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے دینی و دنیوی طور پر بابرکت کرے۔

نکاح

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین لکھتے ہیں۔

میرے بھانجے عزیزم محمد رفیق صاحب چوبرجی کوارٹرز لاہور کے بڑے بیٹے عزیزم وسیم محمود صاحب بی ایس سی (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) حال ٹورانٹو کینیڈا کا نکاح عزیزہ عائشہ شفیق صاحبہ بنت عزیزم محمد شفیق صاحب ایم فل ٹاؤن شپ لاہور کے ہمراہ مکرم حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ نے دار الذکر لاہور میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۵ء کو ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزم رفیق صاحب کے دوسرے بیٹے علیم محمود مربی سلسلہ احمدیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نئے رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت بناوے۔

موصیان کرام

○ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت یا مقامی جماعت میں چندہ وصیت ادا کرتے وقت اپنا نام۔ ولدیت یا زوجیت اور نمبر وصیت ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح تبدیلی رہائش کے وقت نئے پتہ سے دفتر کو اور مقامی جماعت کو ضرور آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۶ - امان ۱۳۷۴ ہش   ۱۶ - مارچ ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

۱- دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے۔ اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔

۲- جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (-) یعنی (جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں)۔ کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے۔ اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے۔ اور وہ طلب ہی کیا ہے۔ جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے۔ تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔ اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

۳- اہل اللہ کہتے ہیں کہ جب انسان عابد کامل ہو جاتا ہے اس وقت اس کی ساری عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں پھر خود ہی اس جملہ کی شرح کرتے ہیں۔ کہ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز روزہ معاف ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں۔ یعنی عبادات کو وہ ایسے طور پر ادا کرتا ہے جیسے دونوں وقت روٹی کھاتا ہے وہ تکالیف مُدرک الحلاوت اور محسوس اللذّات ہو جاتی ہیں پس ایسی حالت پیدا کرو کہ تمہاری تکالیف ساقط ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل اور نہی سے بچنا فطرتی ہو جاوے۔

غرض کیا مجھ کو فرقِ اِین و آں سے
خرد مندوں کے ہر سود و زیاں سے
کہیں اک گوشۂ دل میں بسالے
مجھے کیا وسعتِ کون و مکاں سے

ابوالاقبال

○

تم نہ ٹالے سے بھی ٹلے صاحب
کیوں بِری آگ میں جلے صاحب

میں بُرا، تم ہو گر بھلے صاحب
میرے ہمراہ کیوں چلے صاحب

آپ کو کیا خبر کہ دھوپ ہے کیا
آپ آئے ہیں دن ڈھلے صاحب

تم بھی تھے جل رہے ہمارے ساتھ
ہم اکیلے نہیں جلے صاحب

دار سے یار تک پہنچنے کے
اور کتنے ہیں مرحلے صاحب

چھین کر چین ہم فقیروں کا
اب اکیلے کہاں چلے صاحب

مسئلہ تھا تو جب بھی دل کا تھا
اب بھی دل کے ہیں مسئلے صاحب

ایک دو روز کی یہ بات نہیں
جلتے جلتے ہی گھر جلے صاحب

خون آلودہ - زرد چہروں پر
خاک بھی اب کوئی ملے صاحب

ان کی پہچان ہے فقط خوشبو
لفظ گورے نہ سانولے صاحب

بات ہو مختصر- ارادہ نیک
بول بھی ہوں بھلے بھلے صاحب

حسن و احسان - لطف و جود و کرم
اس حسیں کے ہیں مشغلے صاحب

جسم اس کا ہے جان اس کی ہے
اس کے ٹکڑوں پہ ہیں پلے صاحب

ہم نشیں کب کے جا چکے مضطر
لیجئے ہم بھی اب چلے صاحب

چوہدری محمد علی

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی خدمت کرکے اپنا کوئی حق جتلانا گستاخی ہے

اپنے نفسوں کا مطالعہ کریں اور اس مرض کو نکال دیں

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء)

بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جو کسی دینی خدمت کے لئے اپنے اوقات کا کوئی حصہ بھی نہیں نکال سکتے۔ پھر کچھ لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں جو اپنے دنیاوی کاموں سے کچھ وقت بچا کر دین کی خدمت کرنے میں لگا دیتے ہیں۔ ان کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو دین کی خدمت تو کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی انہیں اقرار ہوتا ہے کہ ہم کچھ نہیں کرتے اور دوسرے وہ جو کچھ دینی کام کر کے اس پر فخر اور بڑائی کرتے ہیں۔ کہ ہم فلاں کام کرتے ہیں۔ یا فلاں خدمت خدا تعالیٰ کے راستہ میں بجالاتے ہیں۔ جو لوگ کچھ بھی دین کی خدمت نہیں کرتے وہ بھی بے شک برے ہیں۔ لیکن وہ ست اور غافل کہلا سکتے ہیں۔ مگر وہ جو کسی خدمت کے کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ اور پھر اس پر اس طرح تکبر بڑائی اور فخر کرتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ پر احسان جتلاتے ہیں۔ وہ ست اور غافل نہیں کہے جا سکتے۔ بلکہ متکبر اور مشرک کہلاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا ہماری خدمت کا محتاج ہے اور ہم نے خدمت کر کے خدا پر احسان کیا ہے۔

پھر جو لوگ خدمت کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر رہے۔ ہم سے جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل کے ماتحت ہی ہوتا ہے۔ ان کے بھی دو گروہ ہیں ایک تو وہ گروہ جو منہ سے کہتا ہے کہ جی ہم کچھ نہیں کرتے اور نہ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ اور اس طرح کے کلمات سے وہ اپنا انکسار اور عاجزی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن در حقیقت اس کے دل میں تکبر ہوتا ہے اور عملاً اس کی حرکات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے اپنی خدمات سے خدا پر احسان کر رہا ہے گو وہ منہ سے کہے کہ ہم سے کیا ہو سکتا ہے۔ خدا کی توفیق اور فضل سے ہی ہمیں کچھ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے احسانات کا کیا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن در حقیقت یہ گروہ بھی انہی لوگوں میں شامل ہوتا ہے۔ جو خدا پر احسان رکھتے اور اس کا اظہار اپنی زبانوں سے بھی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل کے گہرے گڑھوں اور پوشیدہ کونوں میں تکبر اور عُجب بھرا ہوتا ہے۔ اس کا پتہ ان کے اس انکسار سے لگ سکتا ہے جو محض تکلف اور بناوٹ کے طور پر ہوتا ہے۔ ان میں حقیقی طور پر شکر گزاری کا مادہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے جب کوئی موقعہ پڑتا ہے۔ تو ان کا سارا انکسار جاتا رہتا ہے۔ اور ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسے انکسار کو عربی میں تواضع کہتے ہیں۔ اور یہ تکلف ہوتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کسی جگہ دو ہندوستانی اکٹھے ہو گئے۔ یہ دونوں ایسے علاقوں کے تھے جہاں کے لوگوں کا دعویٰ تھا۔ کہ ہم تہذیب میں دوسرے علاقہ کے لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔ (-) ان میں سے ایک سید تھا۔ دوسرا مغل۔ دونوں سٹیشن پر کھڑے تھے اتنے میں ریل آگئی۔ ایک نے دوسرے کو سوار ہونے کے لئے کہا مرزا صاحب آپ گاڑی پر تشریف رکھئے دوسرے نے کہا میر صاحب آپ تشریف رکھئے اس طرح بار بار کہتے اور اپنے متعلق عجز کے الفاظ استعمال کرتے رہے کہ گاڑی چل پڑی۔ اب دونوں کو تکلف بھول گیا۔ اور جلد سوار ہونے کے لئے ایک دوسرے کو دھکے دینے لگے۔ یہی حالت ظاہری تواضع اور تکلف کی ہُوا کرتی ہے اور س کی حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب خطرہ یا نقصان کا موقعہ آئے۔ اور ایسے وقت میں انسان کی آزمائش ہوتی ہے۔

مثلاً ایک شخص جو کوئی دینی خدمت کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ مگر اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے وہ اگر کہتا ہے کہ میرے لئے جو خدمت مقرر ہے مجھ میں کہاں طاقت ہے کہ اس کو اچھی طرح بجالا سکوں لیکن جہاں اس خدمت کے نتیجہ اور بدلہ میں اسے کچھ ملنے کی امید ہوتی ہے وہ اس کو نہیں ملتا بلکہ ایک ایسے شخص کو مل جاتا ہے جو اس کے خیال میں اس کا مستحق نہیں ہوتا تو وہ کہہ دیتا ہے کہ حق تو میرا تھا۔ وہ کیوں لے گیا۔ یا مثلاً ایک غلام ہے وہ آقا کو کہتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ مجھے دیتے ہیں وہ آپ کی نوازش اور مہربانی ہے۔ ورنہ میری خدمات کچھ بھی نہیں، لیکن جب ترقی یا انعام کا موقعہ آئے۔ اور آقا دوسرے کو دے دے۔ تو وہ یہ کہنے لگ جائے کہ میری خدمات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی تو اس سے اس کی انکساری کی حقیقت کھل جائے گی۔ کیونکہ اگر واقعہ میں وہ اپنی خدمات کو حقیر سمجھتا ہو گا تو ایسے موقعہ پر اپنی حق تلفی نہیں سمجھے گا۔ لیکن اگر ایسے موقعہ پر وہ برا مناتا۔ اور چڑتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اپنا کچھ حق سمجھتا تھا۔ اس وقت پتہ لگ جاتا ہے کہ واقع میں اس میں تواضع تھی یا تکلف کے طور پر تواضع کا اظہار کرتا تھا۔

لیکن جو لوگ اس قسم کے امتحانوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہی اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے لئے خدمت کرنے والے سمجھا جائے لیکن ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ اکثر ایسے ہی دیکھے گئے ہیں۔ کہ اپنے نزدیک جو اپنا وہ درجہ قرار دے لیں اگر اس کے خلاف ان سے سلوک ہو جائے۔ تو سب انکسار اور تواضع بھول جاتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہماری خدمات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ یہی حال دینی امور میں بھی ہوتا ہے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں ک جب کسی دینی امر میں کسی اور کو ان پر فوقیت مل جائے تو اعتراض کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جن باتوں کا فیصلہ خدا تعالیٰ کرے۔ ان کے متعلق بھی خدا تعالیٰ پر اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ یوں تو کہیں گے کہ اللہ کا ہم پر بڑا احسان اور فضل ہے۔ اور بڑے انعامات ہیں۔ مگر جب کوئی مصیبت آئے تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ نمازیں پڑھ کر اور روزے رکھ کر دیکھ لیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ گویا وہ جو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے تھے وہ خدا پر احسان کرتے تھے۔

میں نے بتایا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی حالت ان سے بھی بدتر ہوتی ہے جو خدا کے راستہ میں کوئی کام ہی نہیں کرتے۔ ایک شخص جو نماز نہیں پڑھتا روزے نہیں رکھتا۔ وہ غافل اور بہت بڑی سزا کا مستحق ہے۔ مگر ایک ایسا شخص جو کوئی (دعوت الی اللہ) کا کام کرتا ہے۔ یا علم پڑھاتا ہے خواہ وہ الفاظ میں اس بات کا احسان خدا تعالیٰ پر جتلا دے خواہ اس کے دل کے کسی کونہ میں یہ بات مخفی ہو۔ کہ میں خدا تعالیٰ پر احسان کر رہا ہوں۔ وہ بہت زیادہ خطرہ میں ہے۔ کیونکہ پہلے انسان کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ اس کی سستی اور غفلت ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے خدا کی کوئی پروا نہیں کہ اس کے احکام کو مانوں۔ مگر دوسرے انسان کے اعمال کا یہ ترجمہ ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا میرا محتاج ہے ان دونوں فقروں میں کہ ایک کہتا ہے مجھے خدا کی کوئی پرواہ نہیں اور دوسرا کہتا ہے۔ خدا میرا محتاج ہے۔ سمجھ لو کہ کونسا زیادہ سخت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پہلا فقرہ بھی بہت سخت اور بہت بڑی سزا کا موجب ہے۔ مگر دوسرا اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس یہ خیال بہت ہی خطرناک اور برے نتائج پیدا کرنے والا اور انسان کو ہلاکت تک پہنچانے والا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کو ذرا ذرا سی بات پر ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ ایک سمجھتا ہے۔ کہ یہ میرے حقوق ہیں اور جب اس کے سمجھے ہوئے حقوق میں سے کچھ دوسرے کو مل جاتا ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہو اللہ ایک ہے۔ ہر بات میں وہ واحد ہے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں (-) وہ ہستی ہے کہ ہر ایک چیز اس کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔

، (ایمان والوں) کو شرک سے بچنے کی تعلیم دینے کے علاوہ یہ بھی نصیحت کی گئی ہے کہ اگر تم کوئی دینی خدمت کرتے ہو تو یہ خدا تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایسا موقعہ دیا۔ کہ تم خدا پر یا اس کی طرف سے جو جماعت کے انتظام کے لئے مقرر کیا جاتا۔ اس پر کوئی احسان جتلاؤ۔ ایسا کرنے والے ہمیشہ ہلاک اور تباہ ہوا کرتے ہیں۔ دیکھ لو ہم میں سے ابھی جو لوگ علیحدہ ہوئے ہیں وہ کون تھے۔ وہی تھے جنہوں نے کوئی کام کیا اور کہا کہ ہم نے بڑی دینی خدمتیں کی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی جماعت سے نکال کر اس طرح باہر پھینک دیا۔ جس طرح دودھ سے مکھی اللہ تعالیٰ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ کوئی انسان اس پر احسان رکھے۔ اس لئے ایسے انسان ہمیشہ گرائے اور نیچے پھینکے جاتے ہیں۔ پس میں اپنی جماعت کے لوگوں کو خاص طور پر یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ گو وہ حصہ جو خطرناک طور پر اس مرض میں گرفتار تھا وہ نکل گیا ہے۔ مگر ابھی تک کچھ نہ کچھ ہے ہی۔ بعض کہتے ہیں۔ ہمیں فلاں حق کیوں نہیں دیا گیا اور ہم سے فلاں قسم کا سلوک کیوں نہیں کیا گیا۔ میں کہتا ہوں۔ جب وہ . خدمت کرتے ہیں تو پھر حق کیسا رسول کریم ﷺ کے وقت ایک جنگ کے موقعہ پر جبکہ حضرت عمرؓ خالدؓ اور ابو عبیدہؓ جیسے نامور اشخاص لشکر میں شامل تھے۔ اسامہ بن زید کو لشکر کو سپہ سالار بنایا گیا تھا جس کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ اور جس نے کوئی خدمت نہ کی تھی مگر بڑے بڑے صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا۔ کہ ہماری خدمات کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ واقعہ میں ہر ایک (صاحب ایمان) کو ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ جب اللہ کے لئے دینی خدمت کی جائے۔ تو پھر اس کے کیا معنی کہ ہماری خدمات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تو انسانوں کو پہلے دیتا ہے اور اس کے بعد وہ اس کے راستہ میں کچھ صرف کرتے ہیں۔ ایک نوکر اپنے آقا کی خدمت آئندہ ملنے والی تنخواہ کے لئے کرتا ہے مگر انسان جو اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ اس انعام کے بدلہ کرتا ہے۔ جو اسے پیشتر مل چکا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ چونکہ احد ہے۔ انسان اگر کسی سے کچھ کام لیتے ہیں تو اس چیز کے بدلے بعد میں دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کام بتلاتا ہے وہ اس کے بدلے میں ہے جو انہیں دے چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ قویٰ دیئے دولت علم عقل و ہمت دی۔ اس کے بعد کہتا ہے کہ ان میں سے کچھ ہمارے راستہ میں خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ پہلے تم کوئی کام

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس کی آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے۔ اور اس کی آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربانی چمک اس کے اندر رہوتی ہے۔ اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست (خدائی خبر) پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی (خدائی خبروں) کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے۔ اور وہ (خدائی خبریں) کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں۔ کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے۔ اور اس کی (خدائی خبریں) نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض (خدائی خبریں) اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کے لئے۔ اور بعض اس کی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس کی (خدائی خبروں) پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اس پر اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے یہ شرف تو اس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ اور مردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اور ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آ جاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اس کے کان کو بھی مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے اور بے قراریوں کے وقت ان کی آواز سے تسلی پاتا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اس کو پہنچ جاتی ہے۔

فلسفی کو منکر حنانہ است
از حواس انبیاء بیگانہ است

اسی طرح اس کی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی قوت دی جاتی ہے اور بسا اوقات وہ بشارت کے امور کو سونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبو اس کو آ جاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اس کے دل کو قوت فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور بباعث نہات درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے۔ اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اس کی پیشانی کو ایک نور عطا کیا جاتا ہے جو بجز عشاق الٰہی کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا اور بعض خاص وقتوں میں وہ نور ایسا چمکتا ہے کہ ایک کافر بھی اس کو محسوس کر سکتا ہے بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ لوگ ستائے جاتے اور نصرت الٰہی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پس وہ اقبال علی اللہ کا وقت ان کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے اور خدا کا نور ان کی پیشانی میں اپنا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔

ایسا ہی ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔

اسی طرح ان کے رہنے کے مکانات بھی خدائے عزوجل ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔ اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔

اسی طرح اس درجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں یعنی جب کسی چیز کے کھانے یا پینے یا پہننے یا دیکھنے کی شدت ان کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ خواہش ہی (خدائی خبر) کی صورت پکڑ لیتی ہے اور جب قبل از وقت اضطرار کے ساتھ ان کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ چیز میسر آ جاتی ہے۔

اسی طرح ان کی رضامندی اور ناراضگی بھی (خدائی خبر) کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے پس جس شخص پر وہ شدت سے راضی اور خوش ہوتے ہیں اس کے آئندہ اقبال کے لئے یہ بشارت ہوتی ہے۔ اور جس پر وہ شدت ناراض ہوتے ہیں اس کے آئندہ ادبار اور تباہی پر دلیل ہوتی ہے کیونکہ بباعث فنافی اللہ ہونے کے وہ سرائے حق میں ہوتے ہیں اور ان کی رضا اور غضب خدا کا رضا اور غضب ہوتا ہے اور نفس کی تحریک سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے یہ حالات ان میں پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح ان کی دعا اور ان کی توجہ بھی معمولی دعاؤں اور توجہات کی طرح نہیں ہوتی بلکہ اپنے اندر ایک شدید اثر رکھتی ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ اگر قضاء مبرم اور اٹل نہ ہو اور ان کی توجہ اپنی تمام شرائط کے ساتھ اس بلا کے دور کرنے کے لئے مصروف ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس بلا کو دور کر دیتا ہے گو ایک فرد واحد یا چند کس پر وہ بلا نازل ہو یا ایک ملک پر وہ بلا نازل ہو۔ یا ایک بادشاہ وقت پر وہ نازل ہو۔ اس میں اصل یہ ہے کہ وہ اپنے وجود سے فانی ہوتے ہیں۔ اس لئے اکثر اوقات ان کے ارادہ کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے توارد ہو جاتا ہے۔ پس جب شدت سے ان کی توجہ کسی بلا کے دور کرنے کے لئے مبذول ہو جاتی ہے اور جیسا کہ درد دل کے ساتھ اقبال علی اللہ چاہئے میسر آ جاتا ہے تو سنت الٰہیہ اسی طرح پر واقع ہے کہ خدا ان کی سنتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ خدا ان کی دعا کو رد نہیں کرتا اور کبھی ان کی عبودیت ثابت کرنے کے لئے دعا سنی نہیں جاتی تا جاہلوں کی نظر میں خدا کے شریک نہ ٹھیر جائیں۔

ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے

جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ (رمضان) میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

انسان معاشرے میں پلتا بڑھتا اور تربیت حاصل کرتا ہے۔ اور جس طرح معاشرے میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے بھی۔ اسی طرح ہر پیشے میں اچھے لوگ بھی مل جاتے ہیں اور برے لوگ بھی اگرچہ ان دونوں کا توازن بدلتا رہتا ہے۔ لیکن یہ تبدیلی بھی معاشرے ہی کی تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ اساتذہ کے متعلق عام طور پر یہ بات کہی جاتی تھی کہ وہ نہایت محنت کے ساتھ اور پدرانہ ہمدردی کے ساتھ بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور ان کی تربیت کرتے تھے لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ جن دنوں کے متعلق یہ بات کہی جاتی ہے ان دنوں کوئی خراب استاد موجود نہیں تھے۔ یقیناً تھے۔

آج کل اساتذہ کے متعلق ایک عام بحث چھڑی ہوئی ہے کہ اساتذہ تعلیم دینے میں دلچسپی نہیں لیتے۔ بچوں سے ہمدردی کا اظہار نہیں کرتے۔ انہیں ان کے اخلاق کی کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن آج بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سب استاد ایک جیسے ہیں۔ اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ غلط قسم کے اساتذہ کی تعداد اب بڑھ گئی ہے۔ پہلے اچھے اساتذہ کی تعداد زیادہ تھی اب غلط قسم کے اساتذہ کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ لیکن یہ بات بھی ہمارے معاشرے میں تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جوں جوں معاشرہ آگے بڑھتا ہے (جسے آگے بڑھنا کہا جاتا ہے) توں توں اساتذہ بھی اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ پہلے بھی عام طور پر یہ دیکھا گیا تھا کہ گاؤں اور قصبات کے اساتذہ شہروں کے اساتذہ سے مختلف ہوتے تھے۔ زیادہ مخلص' زیادہ بہتر قسم کے پدرانہ جذبات رکھنے والے' زیادہ محنت کے ساتھ پڑھانے والے اساتذہ گاؤں میں ملتے تھے اور شہروں میں ایسے اساتذہ کی تعداد بہت کم تھی۔ اور وہ اس لئے کہ گاؤں اور شہر کے معاشرہ میں فرق ہے۔ دونوں کا رہن سہن الگ ہے۔ اب بھی جوں جوں دنیا ترقی کر رہی ہے سب لوگوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ بھی اسی قسم کی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اب جبکہ آپا دھاپی کا زمانہ آگیا ہے اساتذہ بھی یہ محسوس کرتے ہوئے کہ انہیں معاوضہ بھی معقول نہیں ملتا۔ اور ان کی عزت بھی ویسی نہیں جیسی دوسرے لوگوں کی' تعلیم کی طرف وہ توجہ کم دینے لگے ہیں۔ اگرچہ ایسا ہونا نہیں چاہئے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ رات کے وقت سب لوگ سوتے ہیں اور پہرے دار جاگتے ہیں۔ اگر پہرہ دار بھی یہ کہے کہ جب سب لوگ سوئے ہوئے ہیں تو میں کیوں جاگوں اور وہ بھی کسی کونے میں پڑا سویا رہے۔ تو پہرے کا فریضہ تو سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اساتذہ بھی کچھ اسی قسم کے لوگ ہیں۔ دوسرے لوگ چاہے کیسے ہی ہوں انہوں نے جو پیشہ اپنا لیا ہے وہ تعلیم کی طرف توجہ اور بچوں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک چاہتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو وہ اس پہرے دار کی طرح ہوں گے جو رات کو نکلتا تو پہرہ دینے کے لئے ہے لیکن کسی کونے میں پڑ کر اس لئے سو رہتا ہے کہ سب لوگ سوئے ہوئے ہیں تو میں کیوں جاگوں۔

بہرحال بحث چل رہی ہے اور چلتی رہے گی۔ آج بھی اچھے اساتذہ موجود ہیں اور اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آجکل اچھے اساتذہ کی تعداد پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہے۔

اساتذہ ہی کے متعلق ایک خبر انگریزی اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک پرائمری سکول کے تین اساتذہ کو پولیس نے اس لئے حراست میں لے لیا ہے کہ انہوں نے اپنے سترہ طالب علموں کا سرنج کے ذریعے خون نکالا۔ اور خون نکالنے کی غرض یہ تھی کہ ان کے ہیڈ ماسٹر کا کتا بیمار تھا اور وہ خون اس کتے کو دیا جانا تھا۔ خون کتے کو یقیناً دے دیا گیا ہو گا۔ لیکن جب والدین نے شکایت کی اور ان اساتذہ کو حراست میں لیا گیا۔ تو انہوں نے اپنا دفاع پیش کیا کہ سرنج سے خون تو نہیں نکالا۔ لیکن سوئیاں ضرور چبھوئی ہیں تاکہ بچے سبق یاد کر سکیں دونوں باتوں میں فرق تو بہت ہے۔ لیکن دونوں باتیں ناقابل قبول ہیں۔ اور یوں کہنا چاہئے کہ ناقابل معافی ہیں۔ بچوں کو سبق یاد رکھوانے کے لئے جو شخص سوئیوں کا استعمال کرتا ہے اور بچوں کے جسم میں سوئیاں چبھوتا ہے اس جیسا نادان انسان کوئی نہیں ہو سکتا۔ بچوں سے اگر یہ سلوک کیا جائے تو یقیناً اسے پدرانہ سلوک نہیں کہہ سکتے۔ اور ایسا سلوک کرنے والوں کو کسی سکول میں برداشت نہیں کیا جانا چاہئے۔

کیا ہمارے اساتذہ اس رویے کی کھل کر مذمت کریں گے۔ کیا ہمارے اساتذہ یہ عہد کریں گے کہ وہ اپنے سکول کے بچوں سے ہمدردی کا سلوک کریں گے اور ان کی تعلیم کی طرف توجہ دیتے ہوئے' انہیں بہتر تعلیم یافتہ انسان بنانے کی کوشش کریں گے۔ خدا کرے کہ ہم ایسا کر سکیں۔

تدبیر اور دعا دونوں (کو) باہم ملا دینا (دین حق) ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

JAPAN - KOBE UPDATE

احمدیہ کیمپ کی مقبولیت کا ایک دلکش واقعہ

جاپانی ٹی وی اور ریڈیو سے احمدیہ کیمپ کا تذکرہ

لندن: یکم مارچ۔ جاپان کے ٹی وی چینل TVS نے ۲۸۔ فروری کی صبح کوبے میں زلزلے کے متاثرین کے لئے قائم شدہ جماعت احمدیہ کے امدادی کیمپ کے بارے میں ایک تفصیلی پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا۔ یہ بات احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام جاپان۔ کوبے اپ ڈیٹ میں مسٹر میوشی نے بتائی۔

امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے اس پروگرام میں مکرم میوشی صاحب سے گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس پروگرام میں بتایا گیا ہے کہ احمدیہ رضاکار پناہ گاہوں میں جا کر متاثرین کے حالات معلوم کرتے ہیں اور پانی کی کمی کے علاقوں میں جا کر پانی کی فراہمی کا انتظام کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں جاپان کے مربی انچارج مکرم مغفور احمد منیب صاحب کا انٹرویو بھی دکھایا گیا۔

اس کے علاوہ جاپان کے سب سے بڑے ریڈیو سٹیشن NHK کی خاتون نمائندہ نے آکر تفصیلی انٹرویو لیا جو بدھ کو پاکستان کے وقت کے مطابق صبح ۸ بجے نشر کیا گیا۔

مکرم میوشی صاحب نے بتایا کہ احمدیہ کیمپ میں ایک اور چیز کا اضافہ ہوا ہے جو بہت اچھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں پر غسل کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ جاپانی افراد کی زندگی کا یہ معمول ہے کہ وہ روزانہ صبح غسل کرتے ہیں۔ اب تک زلزلہ کے متاثرین کو یہ سہولت میسر نہ تھی۔ اب یہ سہولت بھی حاصل ہو گئی ہے جس کو جاپانیوں نے بہت پسند کیا ہے۔

مکرم میوشی صاحب نے بتایا کہ گیپو کے علاقے کے ایک شہر سے مسٹر حاتو کے زو صاحب جب گذشتہ روز احمدیہ کیمپ میں خدمت کے لئے دوبارہ آئے تو وہ اپنے ساتھ غسل خانہ بنانے کا سامان بھی لے کر آئے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیہ کیمپ میں جاپانی طرز کا غسل خانہ تیار کر کے دیا۔ اس نے زلزلے کے متاثرین کی ایک بڑی پریشانی دور کر دی ہے۔ جاپانی اس کو ایک بڑی نعمت خیال کر رہے ہیں۔ کیونکہ روزانہ غسل کرنا ان کی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے جس سے وہ اب تک محروم چلے آ رہے تھے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ جب وہ جاپان میں بطور مربی سلسلہ مقیم تھے تو انہیں بھی جاپانی طرز کا غسل خانہ بہت پسند تھا۔ یہ طبی لحاظ سے بھی بہت مفید ہے۔ اس میں ایک ٹب میں گرم پانی ڈال کر اس میں بیٹھا جاتا ہے۔ مکرم راشد صاحب نے احمدیہ کیمپ کے رضاکاروں سے کہا کہ وہ دوسرے زلزلہ زدگان کو بھی اس غسل خانہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔

مسٹر میوشی صاحب نے احمدیہ کیمپ کے بارے میں ایک بڑی دلچسپ اور اہم بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ کیمپ میں جاپانی بچے بہت بڑی تعداد میں آتے ہیں کیونکہ وہ یہاں آکر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ دو دن پہلے ایک عجیب واقع ہوا۔ ایک قریبی رہائش گاہ میں ایک جاپانی باپ نے کسی بات پر اپنے بچے کو ڈانٹا۔ وہ بچہ اس پر ناراضگی میں سیدھا گھر سے نکل کر احمدیہ کیمپ میں پہنچ گیا۔ اور یہاں پر آکر دوسرے بچوں سے کھیلتا رہا۔ ہم پریشان تھے کہ اس بچے کو اس کے گھر بھیجا جائے مگر وہ جانے پر رضامند نہ ہوتا تھا۔

بچے کی والدہ جب شام کو گھر واپس آئی تو بچے کے باپ نے بتایا کہ بچہ کہیں چلا گیا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ بچے کی والدہ نے کہا کہ جب مجھے یہ پتہ چلا تو میں بالکل پریشان نہ ہوئی اور بڑے اطمینان سے سیدھا احمدیہ کیمپ آگئی وہاں اپنے بچے کو پایا۔ والدہ نے کہا کہ میں اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ بچہ احمدیہ کیمپ کے سوا اور کہیں نہیں جا سکتا۔ رات کے وقت یہ بچہ صرف یہاں ہی آ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ بچے کو اپنے ساتھ واپس لے گئیں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ واقعہ احمدیہ کیمپ کی مقبولیت پر نہایت اچھی روشنی ڈالتا ہے۔ اور احمدیہ کیمپ کے رضاکاروں کی محنتوں اور محبتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان حالات میں جبکہ لوگ زلزلے کی تباہ کاریوں سے شدید پریشان ہیں جاپانی بچوں سے احمدی رضاکاروں کا یہ حسن سلوک بہت ہی اچھی بات ہے۔

مکرم میوشی صاحب نے کہا کہ ہم اس سلسلے کو جاری رکھیں گے اور مزید آگے بڑھائیں گے۔

تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام اسرائیل تنازعہ کے فیصلے کیلئے جلدی

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر مشرقی وسطیٰ میں شام اور اسرائیل کے درمیان تنازعہ طے کرانے کے لئے کئی سال سے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ انہوں نے دمشق اور تل ابیب کے درمیان کئی دورے کئے۔ اس کے علاوہ امریکی صدر نے بھی شام کے صدر سے ملاقات کی۔ ٹیلی فون پر بھی باتیں کیں۔ لیکن یہ مسئلہ حل ہونے میں نہیں آرہا۔ شام کی طرف سے اس لچک کا مظاہرہ نہیں کیا جا رہا جو یاسر عرفات اور شاہ حسین پیش کر چکے ہیں۔

اب ایک بار پھر امریکی وزیر خارجہ مشرق وسطیٰ کے دورے پر آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگلے سال امریکہ اسرائیل دونوں ملکوں میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان انتخابات میں اس مسئلے کے حل کا اچھا اثر پڑنے کی امید ہے۔ خصوصاً اسرائیل میں اس معاہدے کا شدت سے انتظار کیا جا رہا ہے کیونکہ موجودہ حکومت سابقہ انتخابات میں اسی نظریے کے تحت برسراقتدار آئی تھی کہ زمین دے کر امن حاصل کر لو۔ اس نظریے کے تحت فلسطینیوں اور اردن کے ساتھ کامیاب معاہدے ہو گئے اور نصف صدی کی دشمنیاں ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ حالت جنگ ختم کر دی گئی اور سرحدوں کی حد بندی کا کام بھی مکمل ہو گیا۔ ایک دوسرے کے ممالک میں سفارت خانے کھل گئے۔ گویا کہ رسمی دوستی کے تمام مراحل طے ہو گئے ہیں۔ مصر اس سے پہلے ہی اسرائیل کے ساتھ صلح کر چکا تھا۔ اب گلف ریاستوں نے بھی اسرائیل سے تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ان میں سعودی عرب بھی شامل ہے۔

اس ساری صورت حال میں اب صرف شام باقی رہ گیا ہے۔ جو چوتھائی صدی سے اس بات پر اڑا ہوا ہے کہ اسرائیل اس کے مقبوضہ جولان کے پہاڑی علاقے خالی کر دے گا تو پھر صلح ہو گی اور امن کا معاہدہ ہو گا ورنہ کسی عبوری معاہدے یا سمجھوتے کے نتیجے میں ایسا نہیں ہو گا۔ جبکہ اسرائیل کے خیال ہے کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہیں۔ اس کو سات آٹھ سال تک پھیلا دیا جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ گولان کی پہاڑیوں کا مقام فوجی اہمیت کا مقام ہے۔ اس پر قبضہ کرنے والا اسرائیل پر آسانی سے دور سے حملہ کر سکتا ہے۔ اور دشمن کا وہاں پر پہنچنا بہت مشکل ہے۔

مسٹر وارن کرسٹوفر نے اسرائیل اور شام پر زور دیا ہے کہ وہ جولان کی پہاڑیوں پر مستقبل کے بارے میں طویل عرصہ سے تعطل کے شکار مذاکرات کو تیز کریں۔ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا کہ اب پیش رفت کے لئے اہم موقع ہے۔ انہوں نے یہ بات اسرائیلی وزیراعظم اضحاک رابن سے ملاقات کے بعد کہی۔ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ اگر شام سے کوئی معاہدہ طے پا گیا تو ان کی حکومت قومی ریفرنڈم میں اس کی توثیق کرانے کے قابل ہو گی۔ امریکی وزیر خارجہ اب شام کے صدر سے ملاقات کے لئے دمشق جا رہے ہیں۔

دمشق میں شام کے وزیر خارجہ نے یہ حوصلہ افزا اشارہ دیا ہے کہ اگلے چند مہینے میں بات چیت فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ شام جولان کے مقبوضہ علاقوں کی واپسی کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہو گا۔

☆ ○ ☆

سربوں کو جنگی جرائم کا ذمہ دار قرار دے دیا گیا

امریکی سی آئی اے نے اپنی ایک رپورٹ میں سربوں کو جنگی جرائم کا مجرم قرار دے دیا ہے۔ یہ رپورٹ کانگرس کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔ ایک اعلیٰ امریکی عہدیدار نے بتایا ہے کہ ایک نہایت جامع اور خفیہ دستاویز تیار کی گئی ہے۔ جس کی کچھ معلومات بے حد افسوس ناک ہیں۔ اگرچہ جو لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہیں ان کے لئے اس رپورٹ میں کچھ بھی حیران کن نہیں ہے۔

وزارت خارجہ کے نائب سیکرٹری رچرڈ ہوگرٹ کانگریس کی ایک کمیٹی کے سامنے اس رپورٹ میں درج شدہ تحقیقات پیش کر رہے تھے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ اگرچہ دونوں دھڑوں نے زیادتیاں کی ہیں لیکن جنگی جرائم کے اصل ذمہ دار سرب ہیں۔

اس رپورٹ کے لئے معلومات فضائی تصویروں اور ٹیکنیکل تجزیے کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں۔ جو نیویارک ٹائمز میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ نسلی تطہیر کی ۹۰ فیصد ذمہ داری سربوں پر عائد ہوتی ہے اور اس میں سرکردہ سرب رہنماؤں کا بھی ہاتھ تھا۔

> جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہی خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا سیمینار

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے صدارت کی اور اختتامی خطاب فرمایا

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۵ء کو سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف پہلو سے متعلق ایک سیمینار کا نہایت کامیابی سے انعقاد ہوا۔ اس سیمینار کی صدارت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے فرمائی۔

تلاوت اور نظم کے بعد سیمینار ز کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر ڈاکٹر محمد احمد اشرف نے سیمینار کا مختصر تعارف کروایا۔ جس کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دشمنوں سے حسن سلوک' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے متعدد ارشادات اور واقعات سے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو بہت وسیع ظرف اور قوت برداشت عطا فرمائی تھی۔ تمام دشمنوں' کے مقابل پر آپ کوہ وقار تھے۔ گندی گالیوں کے جواب میں بھی آپ کے دل سے دعا ہی نکلتی تھی جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

دوسرے مقرر استاد جامعہ احمدیہ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز تھے۔ آپ کی تقریر کا موضوع "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شجاعت" تھا۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے دور کے مختلف مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ کس طرح آپ نے نہایت جوانمردی سے ان سب کا مقابلہ کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے مخالفین کو متعدد چیلنج بھی دیئے۔ آپ نے خود فرمایا ہے۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

مکرم ناز صاحب نے مخالفین کی طرف سے اقدام قتل جیسے سنگین مقدمات کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ کی دلیری اور شجاعت سے متعلق آپ کی زندگی کے دیگر نہایت ایمان افروز واقعات موثر رنگ میں بیان فرمائے۔

بعد ازاں صدر اجلاس محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب خوش ہیں کہ ہمیں اس سیمینار میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا کہ تلاوت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے اس کا مطلب کیا ہے۔ بعض اوقات جلسوں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا فارسی منظوم کلام پیش کیا جاتا ہے لیکن اس کا ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کو سمجھنے والوں کی تعداد بہت محدود ہوتی ہے۔

مولانا نسیم سیفی صاحب نے فرمایا کہ آج کے سیمینار میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظمیں بھی پیش کی گئی ہیں اس کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان نظموں پر غور کیا جانا چاہئے۔ لوگ تقاریر کو توجہ سے سنتے ہیں لیکن نظموں پر اتنی توجہ نہیں دیتے حالانکہ حضرت بانی سلسلہ کی نظموں کے ایک ایک مصرع میں تقاریر سے زیادہ مواد ہوتا ہے۔ نظم کو غور سے سنا جائے تو یہ دل پر زیادہ اثر رکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ آج کی تقاریر کے حوالے سے یہ سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا ہم حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات پر عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں؟ جب کوئی ہمیں گالیاں دیتا ہے تو حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد۔ گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو کے مطابق ہمیں ان گالیاں دینے والوں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

آپ نے حاضرین کو متوجہ فرمایا کہ الفضل کے لئے مضامین لکھیں۔ آپ سلطان القلم کے سپاہی ہیں ہمارا کام ہے کہ لکھیں۔

آخر میں محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے صدر اجلاس' مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے

شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم' جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے۔ اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب چکوال میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ شدید کمزوری لاحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم منشی نور الدین صاحب خوشنویس کچھ دنوں سے علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیزہ شازیہ نورین بنت مبارک علوی جو دسویں جماعت کی طالبہ ہے ۲۸ فروری کو اسکول سے گھر آرہی تھی کہ حادثہ میں زخمی ہوگئی۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

موصیان کرام

○ پنشن کے کیموٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۳

کرو۔ تو پھر میں تمہیں یہ چیزیں دوں گا کیونکہ ہر ایک چیز اس کی محتاج ہے۔ جب ہر چیز محتاج ہوئی۔ تو جب تک وہ چیزیں نہ دے اس وقت تک کوئی کام کس طرح کر سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ پہلے دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ اس طرح کرو۔ پس جب خدا تعالیٰ کچھ کرنے سے پہلے ہی دے دیتا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ ہمارا حق نہیں ملا۔ یا ہماری خدمات کا لحاظ نہیں کیا گیا حد درجہ کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ ہم ایک مزدور کو بٹالہ بھیجیں اور آٹھ یا بارہ آنہ مزدوری اسے پہلے دیدیں۔ لیکن وہ واپس آکر کہے کہ مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ اس کی جہالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ پہلے دیتا ہے اور بعد میں کام لیتا ہے۔ ایسی صورت میں دینی خدمت کر کے اپنا حق جتلانا گستاخی ہے۔ پس ایسے لوگ جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور ہماری طاقت ہی کیا ہے کہ کوئی دینی کام کر سکیں جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ ان کی جگہ کسی دوسرے کو مقرر کر دیا جائے۔ یا ان کی نسبت کسی دوسرے کو کچھ زیادہ مل جائے تو وہ بھی انہیں لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو کوئی کام کر کے خدا تعالیٰ پر احسان جتلاتے ہیں اور یہ مرض جو ان کے سینہ کے کسی کونہ میں مخفی ہوتا ہے باہر نکل آتا ہے۔ اس لئے سب دوستوں کو چاہئے۔ کہ اپنے نفسوں کا خاص طور پر مطالعہ کریں۔ اور اس مرض کو بالکل نکال دیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ذرا سی بات پر کہدیتے ہیں کہ ہماری حق تلفی ہوئی ہے میں کہتا ہوں جب وہ دین کے لئے اور خدا تعالیٰ کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو حق تلفی کے کیا معنی دیکھو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے خدا تعالیٰ کے حضور کس قدر عاجزی اور انکساری اختیار کی ہے۔ (۔)

جب حضرت عائشہؓ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا کہ آپؐ تو عملوں کے ذریعہ جنت میں جائیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا نہیں میں بھی خدا کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا پس وہ انسان جو سید الانبیاء اور اگلے پچھلے تمام انسانوں کے سردار ہیں وہ بھی جب خدا کا نام آتا ہے تو کہتے ہیں کہ میرے عمل کیا اس کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا۔ تو کیسا نادان ہے۔ وہ انسان جو ان کے خادموں کا غلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے وہ مطالبہ کرتا ہے جو انہوں نے بھی نہیں کیا وہ ان کے غلاموں کا غلام ہونے کا مدعی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ کسی غلام کی یہ طاقت نہیں ہوتی کہ اپنے آقا کا مقابلہ کرے۔ پھر جو غلاموں کا غلام ہو۔ اس کا کیا حق ہو سکتا ہے۔ تو یہ بہت بری بات ہے کہ جب بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے حقوق نہیں ملے۔ تو بڑا شور مچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر وہ کوئی دینی خدمت کرتے ہیں تو ان کے دل سے یہ خیال نکل جانا چاہئے۔ جب تک ان کو دینی خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ انہیں سب کچھ مل رہا ہوتا ہے۔ لیکن جب انہیں حقوق کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ تو ان کا سب کچھ جاتا رہتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو سمجھے اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دے۔ کہ اللہ اس کا محتاج نہیں۔ بلکہ وہ اللہ کی محتاج ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ہر قسم کے تکبر سے بچائے۔ آمین

(الفضل ۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۴۷ میں لطیف احمد کاؤاں ولد غلام قادر قوم کاؤاں جٹ پیشہ فارغ عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۲۔۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ بارانی زمین ساڑھے گیارہ کنال واقع موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ ۵۰۰۰۰ روپے۔ اور مکان رہائشی واقع نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ مالیتی۔ ۱۰۰۰۰۰ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ ۱۸۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لطیف احمد کاؤاں نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر ۱ محمود احمد کاؤاں پسر موصی گواہ شد نمبر ۲ بشیر احمد جٹ ولد محمد شریف نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ سندھ۔

مسل نمبر ۲۹۹۴۸ میں محمد اسماعیل ولد محمد قوم گوجر پیشہ کاشت کاری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۲۔۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان کچا پکا برقبہ ساڑھے چار مرلہ مالیتی۔ ۵۰۰۰۰ ہزار روپے۔ اور زرعی زمین چار بیگھے دو کنال مالیتی۔ ۲۷۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت اعانت پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ ۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیدا بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسماعیل چک سکندر نمبر ۳۰ p.o خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ عبدالسلام وصیت نمبر ۲۶۴۰۹ گواہ شد نمبر ۲ رشید احمد ولد محمد اسماعیل چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۹۹۴۹ میں امتہ المصور بنت مقصود احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۴۔۱۱۔۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المصور بنت مقصود احمد رانا۔ رانا ٹریڈرز ریلوے روڈ علی پور چٹھہ p.o خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ منصور احمد وصیت نمبر ۲۶۲۱۹ برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر محمد اسلم وصیت نمبر ۲۶۳۱۶۔

بقیہ صفحہ ۱

ہزار خرچ کرتا ہے تو نیت ہوتی ہے کہ اگر دس ہزار ہوتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا اور باوجود اس کے اسے غم ہوتا ہے کہ میں نے کوئی خدمت نہ کی اور وہ بڑھ کر عمل کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ (۔) غرض ایک شخص یہ نیت رکھتا ہے کہ میں اگر ضرورت پیش آجاوے تو وطن کو' مال کو' کاروبار کو خدا کے لئے چھوڑ دوں گا تو وہ شخص اپنے گھر اور بال بچوں میں رہتے ہوئے اور اپنا کاروبار کرتے ہوئے بھی ان لوگوں میں داخل ہو جائے گا جنہوں۔۔۔ سب کچھ فی الواقعہ ترک کیا۔ نیت نیک سے عمل نیک کی توفیق بھی ملتی ہے اور وہ انسان کو کام کا اہل بھی بنا دیتی ہے۔ نیت نیک سے عمل کی توفیق بھی ملتی ہے۔ اور وہ انسان کو کام کا اہل بھی بنا دیتی ہے جبکہ وہ بار بار اس کو دل میں لاتا رہتا ہے۔ جب زندہ لوگ اپنی قوم میں ایسی روح پھونکنا چاہتے ہیں تو ان کی ہمتوں کو بلند کرنے کے لئے ان کو مختلف پیراؤں میں بتاتے ہیں کہ وہ ایسے ہیں اور ایسے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد ایسے تھے کہ ملک کے لئے اپنی جانوں کو بے دریغ قربان کرتے تھے وغیرہ وغیرہ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقت پر وہ قوم بھی جان قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔

(از خطبہ ۷۔ ستمبر ۱۹۱۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- مارچ-1995ء
آج صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ الطاف حسین کو معافی نہیں ملے گی خصوصی کمیشن افسران کے اثاثوں کی چھان بین کرے گا۔ وفاقی کابینہ نے قرار دیا کہ سندھ حکومت کی کارکردگی بہترین ہے۔ کراچی کا مسئلہ سیاسی سطح پر حل کیا جائے گا۔ تخریب کاروں کو ڈرگ مافیا سرمایہ دے رہی ہے۔

○ اسرائیل کے دو ایجنٹوں کو کراچی میں دہشت گردی کے الزامات کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد سے تعلق رکھنے والے ایجنٹوں کو اندرون سندھ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ حکومت کو اس بات کے واضح شواہد مل گئے ہیں کہ کراچی کی دہشت گردی میں "را" کے ساتھ ساتھ موساد بھی سرگرم ہے۔ الذوالفقار تنظیم سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد بھی حالات بگاڑنے میں ملوث ہیں۔ مرتضیٰ بھٹو نے تنظیم ختم کر دی ہے مگر اس کے تربیت یافتہ ارکان کراچی میں موجود رہیں۔

○ دہشت گردوں کے گروہ میں کراچی انتظامیہ اور پولیس کے اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔ گرفتار ہونے والے سابق ڈپٹی کمشنر کراچی اور اسسٹنٹ کمشنر نے ابتدائی تفتیش کے دوران جو انکشافات کئے ہیں اس کی روشنی میں تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ انتہائی بااثر شخصیات کے بے نقاب ہونے کا امکان ہے۔

○ سلامتی کونسل نے عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۵- رکنی سلامتی کونسل میں سے کسی بھی رکن نے پابندیاں اٹھانے کی حمایت نہیں کی۔

○ کابل میں طالبان نے حزب وحدت (شیعہ تنظیم) کے رہنما آیت اللہ عبدالعلی مزاری کو قتل کر دیا۔ چہار آسیاب میں حکومتی فوج اور طالبان میں شدید جنگ میں ۷۰ طالبان ہلاک ہو گئے۔ کابل کی فضائیں جنگی طیاروں کی چنگھاڑ سے لرز رہی ہیں۔ پسپا ہوتے ہوئے طالبان پر بارود کی بارش ہو رہی ہے۔ فرنٹ لائن اور نواحی علاقوں میں انسانی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

○ کراچی کے حالات کے بارے میں سندھ حکومت نے ۲۰- مارچ کو آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے دونوں دھڑوں اور سندھ کی تمام سیاسی تنظیموں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایکو ممالک سے کہا ہے کہ ان کے پاس بہت وسائل ہیں۔ انہیں چاہئے کہ جرات سے فیصلے کریں۔ ایکو سربراہ کانفرنس میں چھ ممالک کے صدر اور تین ممالک کے نائب وزرائے اعظم شرکت کر رہے ہیں وزیراعظم نے کہا کہ ایکو کے دس ملکوں کو اقتصادی وسائل کو ترقی دے کر عالمی اقتصادی آزمائشوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

○ کوپن ہیگن میں مسئلہ کشمیر پر صدر فاروق لغاری کے بیان پر بھارت نے احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے اس طرح کے بیانات مسائل کے حل کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

○ حزب اختلاف کے لیڈر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اگر ۶۰ دن کے اندر اندر کراچی کے حالات سدھارنے کے لئے موثر انتظامات نہ کئے گئے تو حالات بے نظیر، نواز شریف اور الطاف حسین کے قابو میں بھی نہیں رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قومی مفادات میں کراچی کے مسئلہ پر حکومت سے غیر مشروط تعاون کے لئے تیار ہیں۔

○ افغانستان اور ایران کے صدر صاحبان نے ایکو کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے پر زور دیا۔

○ صوبہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات جولائی میں ہونے کا امکان ہے۔

○ امریکی تنظیم ایف بی آئی کے دورے کے فوری بعد ملیر میں چھاپہ مار کر ایم کیو ایم حقیقی کے ۴ کارکنوں، اور ایم کیو ایم الطاف گروپ اور سپاہ صحابہ کے ایک ایک رکن کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں نے مزاحمت کی اور گولیاں چلائیں۔ پولیس کی جوابی فائرنگ کے بعد ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی کے بھانجے کراچی کے علاقے سائٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ ثاقب سومرو کو معطل کر دیا گیا ہے۔

○ ایکو کانفرنس کے دوران ایران ترکی افغانستان اور آذربائی جان نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی میں حکومت کو شکست ہو گئی۔ اراضی کے تنازعہ پر خصوصی کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی تو صوبائی وزراء نے اس کی مخالفت کی۔ پیپلز پارٹی کے چار ارکان نے اپوزیشن کی حمایت میں ووٹ دے دیا۔ رپورٹ ۲۰ کے مقابلے میں ۲۷ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں ایوان میں موجود نہیں تھے۔

○ سابق نگران وزیراعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ ملکی بقا کے لئے اختلافات کو پس پشت ڈال کر قومی حکومت قائم کی جائے۔

○ وزیراعظم نے امریکہ کو کہا ہے کہ وہ فرقہ واریت اور منشیات کے خلاف جنگ میں ہماری مدد کرے۔

قدیمی • امین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

خوشخبری
ہر قسم کا سامان سینیٹری، باتھ روم کی فٹنگ پائپ، لال پمپ و دیگر عمارتی سامان خاص رعایت کے ساتھ برائے فروخت موجود ہے۔
مرمت و فٹنگ کی سہولت کے ساتھ
نیو چناب آئرن سٹور فون 212257
رحمت بازار ربوہ

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۰/- روپے۔ اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵/- روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524-211283، 771
فیکس: 04524-212299

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد دوچورنگی کراچی
الکریم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف سیالکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱، ۶۳۲۰۳۳۴